

## 66279-پہلی صفت میں جگہ روک کر رکھنا اور بہت دیر تک وہاں سے دور رہنے کا حکم

### سوال

کیا مسجد نبوی کی پہلی صفت میں اعتکاف پڑھنا اور مسجد کے پچھلے حصہ میں سونے کے لیے جاتے وقت اس جگہ کوئی چیز رکھنا جائز ہے تاکہ پہلی صفت میں جگہ محفوظ رہے؟ اور اگر نماز نہ ہو تو کیا پہلی صفت میں سونا جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

مسجد میں موجود شخص کے لیے اپنی جگہ پر جائے نمازوں غیرہ رکھنا اور مسجد کے پچھلے حصہ میں جا کر سونا اور پھر واپس اپنی جگہ آنا جائز ہے، چاہے یہ پہلی صفت میں ہی کیوں نہ ہو جب نماز کھڑی نہ ہو جائے، اگر نماز کھڑی ہو گئی اور وہ وہاں نہیں پہنچا تو اس جگہ کوئی دوسرا شخص زیادہ مستحق ہے، اسے چاہیے کہ وہ جائے نماز اٹھادے۔

اور اسی طرح اگر وہ کسی عذر کی بنابر مسجد سے نکلے مثلاً وضوء، غیرہ کرنے کے لیے اور واپس اپنی جگہ آئے تو وہ اس کا زیادہ مستحق ہے، اور اگر عذر ختم ہونے کے بعد وہ اپنی جگہ واپس آنے میں سستی اور تاخیر سے کام لے تو وہ اسے وہاں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں۔

اس مسئلہ کی دلیل مسلم شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور پھر وہ اسی جگہ واپس آئے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2179)۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ "المغنى" میں رقمطراز ہیں:

"جب وہ کسی جگہ بیٹھے اور پھر اسے کوئی ضرورت پیش آجائے یا پھر وضوء کی ضرورت ہو تو وہ وہاں سے جاستا ہے....."

اور وہاں سے جانے کے بعد اگر وہ اسی جگہ واپس آیا تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور پھر وہیں واپس آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے" انتہی مقتضیا

ویکھیں: "المغنى لابن قدامہ" (2/101)۔

اور صاحب "مطلوب اولی النہی فی شرح غاییۃ المنشقی" کہتے ہیں:

"اپنی جگہ سے اٹھ کر جانے والا جب جلد واپس آجائے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے، مثلاً وضوء، غیرہ کرنے لگا ہو تو وہاں آنے والوں سے وہ سب سے زیادہ حقدار ہے، اگر اس کی جگہ کوئی اور بیٹھ جائے تو وہ اسے اٹھانے کا حقدار ہے....."

اور "الوجيز" میں اسے مقید کیا گیا ہے کہ اگر وہ دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو بلکہ واپس آجائے "انتی مختصر ادیکھیں: مطالب اولیٰ النھی فی شرح غاییۃ المنشی (1/786).

شیخ ابن عثیمین الشرح المعمت میں مسجد میں جگہ پر قبضہ کر کے وہاں سے نکلنے کی حرمت کا اقرار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"اس مسئلہ میں صحیح یہی ہے کہ مسجد میں جگہ سنبھالنی اور وہاں سے نکلنا جائز نہیں، انسان کو چاہیے وہاں پہنچی ہوئی جائے نماز اٹھادے؛ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ: (جوانا حق رکھا گیا ہوا سے اٹھا دینا حق ہے)

لیکن اگر اس کے اٹھانے سے فاد اور عداوت و بغض وغیرہ کا خدشہ ہو تو نہ اٹھایا جائے، کیونکہ مصلحت لانے سے فاد ختم کرنا بہتر ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کو آپ کی نیت سے یہ علم ہو کہ اگر یہ جائے نماز پہنچی ہوئی نہ ہوتی تو آپ اس کی جگہ ہوتے، تو اللہ تعالیٰ آپ کو آگے والوں کا ثواب عطا کرے گا؛ کیونکہ آپ نے یہ اگلی جگہ کی عذر کی بناء پر ترک کی ہے۔

دیکھیں: الشرح المعمت (5/135).

قولہ: "جب تک نماز کھڑی نہ ہو" یعنی اگر اقامت ہو جائے تو ہمیں اس جائے نمازو کو اٹھانے کا حق حاصل ہے، کیونکہ اس حالت میں اس کے لیے کوئی حرمت نہیں، اور اس لیے بھی کہ اگر ہم اسے رہنے دیں تو صفت میں خالی جگہ رہے گی، جو کہ خلاف سنت ہے۔

جائے نماز کرنے کی حرمت کے راجح قول میں سے یہ مستثنی ہے کہ: اگر انسان مسجد میں ہو تو وہ پہلی صفت میں جائے نمازو وغیرہ رکھ سکتا ہے تاکہ اس کی جگہ مخصوص رہے، پھر وہ مسجد کے کونے میں سونے جاستا ہے، یا پھر قرآن مجید کی تلاوت کے لیے، یا کوئی کتاب وغیرہ پڑھنے کے لیے تو یہاں اسے حق حاصل ہے، کیونکہ وہ مسجد میں ہی ہے، لیکن جب صفين بن جائم تو وہ اپنی جگہ واپس پلٹ آتے؛ تاکہ لوگوں کو پھلانگنے سے اجتناب ہو۔

اسی طرح اس سے وہ بھی مستثنی ہے جو مؤلف نے ذکر کیا ہے:

قولہ: "جو شخص کسی ضرورت پیش آنے کی بناء پر وہاں سے اٹھے اور پھر واپس آجائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے"

چنانچہ جب کوئی شخص جگہ مخصوص کرے اور کوئی ضرورت پیش آنے کی بناء پر وہ مسجد سے نکل جائے تو واپس آنے پر وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، اسے کوئی ضرورت پیش آنے سکتی ہے، مثلاً وضوء کرنا، یا پھر کوئی ایسی چیز جس کی بناء پر وہ نکلنے کے لیے مجبور ہو، لذا جب وہ واپس آئے تو وہ زیادہ حقدار ہے۔

لیکن مؤلف نے ایک شرط لگاتے ہوئے کہا ہے: "پھر وہ جلد واپس آجائے" تو مؤلف کی کلام سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کچھ لیٹ ہو ہو گیا تو اسے وہاں پہنچنے کا کوئی حق نہیں، بلکہ کوئی دوسرا وہاں پہنچ سکتا ہے۔

اور بعض علماء کا کہنا ہے:

بلکہ وہ زیادہ حقدار ہے چاہے زیادہ دیر کے بعد بھی واپس آتے، لیکن عذر موجود اور باقی ہو تو پھر، یہ قول زیادہ صحیح ہے؛ اس لیے کہ عذر کی موجودگی اس کی ابتدا جسمی ہی ہے، جب اس کے لیے مسجد سے نکلا اور عذر پیدا ہونے کی شکل میں جائے نماز کا وہاں رہنا جائز ہے تو اسی طرح جب عذر موجود ہو تو بھی، لیکن یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اگر نماز کھڑی ہو جائے اور وہ واپس نہ پلٹ تو جائے نماز اٹھادیا جائے گا۔

"الروض" میں ہے کہ : (اکثر نے جلدی واپس پہنچنے کی قید نہیں لگائی) یعنی امام احمد رحمہ اللہ کے اکثر اصحاب نے جلد واپس آنے کی قید نہیں لگائی جیسا کہ حدیث کا ظاہر ہے۔

لیکن ہم نے جو ذکر کیا ہے وہ درمیانہ اور وسط قول ہے وہ یہ کہ : جب وہ عذر موجود ہونے کی صورت میں دیر سے واپس پہنچنے تو وہ اس کا زیادہ خذار ہے، لیکن اگر عذر ختم ہو چکا ہو لیکن اس نے آنے میں سستی و کاملی سے کام لیتے ہوئے دیر کی توا سے کوئی حق نہیں "انتہی منصر" ہے۔

دیکھیں : الشرح الممتع (135/5).

معینف وغیرہ کے لیے نمازوں کے درمیانی اوقات میں پہلی صفت کے اندر سونے میں کوئی حرج نہیں، جب ایسا کرنے میں کسی کو شکی اور اذیت نہ ہوتی ہو، وگرنہ اسے چاہیے کہ پیچھے جا کر سوئے۔

لوگوں کا خیال کرتے ہوئے اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ پہلی صفوں میں سونے سے اجتناب کرے، کیونکہ لوگ اس فعل کو قبیح اور غلط سمجھتے ہیں۔

والله اعلم۔